[illegible] سرکاری

SIGN
OF VICTORY

Rampur State Gazette.

اسٹیٹ گزٹ رامپور

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۵۲ | مطبوعہ روز شنبہ تاریخ ۱۷ ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | جلد ۵۲

حصہ اول

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

۱	منظوری ترمیم بہ فیصلہ اری متعلقہ خورشید گرلس ہائی اسکول	۲
۲	روبکار نسبت التوائے جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم بوجہ زمانۂ جنگ	۲
۳	روبکار بابتہ اظہار خوشنودی مزاج ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم بانجام دہی فرائض سلسلۂ ڈنر ہز ایکسلینسی گورنر بہادر یو۔پی	۳
۴	منظوری گریڈ دفتر پرائیویٹ سکریٹری اسسٹنٹس	۳ و ۴
۵	منظوری شمول زرتیمانو اعطائے علاوہ دوسی ملازمان ریاست بابت ۱۹۳۰ء	۴ و ۵
۶	روبکار بطلب فہرست اہل عیال ملازمان ریاست رامپور جو اعلیٰ حضرت روانہ شدہ بمحاذ جنگ بروز سالگرہ ہمایوں۔	۵
۷	روبکار تاکیدی نسبت پابندی اوقات دربار	۵ و ۶
۸	روبکار بابت انجام فرائض عہدہ ملٹری سکریٹری بحوزجانی بعافیت مسٹر ڈی۔جی۔لائل بلیک۔آئی پی انسپکٹر جنرل پولیس	۶
۹	روبکار بابت منظوری تقرر عارضی مسٹر ڈی۔جی۔لائل بلیک۔آئی۔پی۔ بہ عہدہ انسپکٹر جنرل پولیس و آبکاری	۷
۱۰	تجویز مقدمہ احمد بخش بنام سرکار بہادر حسب دفعہ ۳۰۲	۸ تا ۱۰

آرڈران کونسل آف اسٹیٹ

۱	منظوری سبکدوشی منشی حامد علی خاں سیلیٹڈ آفیسر و تخفیف آسامی سیلیٹڈ آفیسر از بجٹ میونسپلٹی۔	۱۱

مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور

احکام اجلاس ہمایون اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم

واقع ۲ر نومبر ۱۹۳۱ء

بوجب رپورٹ ترمیم لاری فیس کی منظوری دیجاتی ہے۔ کاغذات عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

آرڈر نمبر ۳۲

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض　　　　می رساند

جناب عالی

عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر کی تجویز ہے کہ خورشید گرلس ہائی اسکول کی طالبات سے اندرون فصیل رہنے والی لڑکیوں سے فی طالبہ ۸ر ماہانہ اور شہر کے دروازوں سے باہر رہنے والی لڑکیوں سے بلا امتیاز فاصلہ فی طالبہ ۱۲ر ماہانہ لاری فیس وصول کئے جانے کی منظوری بحکم اجلاس ہمایون مصدورہ ۱۴ر اپریل ۱۹۳۱ء صادر ہو چکی ہے۔ اب مجلس انتظامیہ خورشید گرلس ہائی اسکول نے برٹش انڈیا گرلس اسکول کے مروجہ لاری فیس کے قواعد کے حوالہ سے خورشید گرلس ہائی اسکول کی لاری فیس میں حسب ذیل ترمیم کی استدعا کی ہے:۔

"دو یا دو سے زیادہ بہنیں، یا ایک ہی سرپرست کی زیر نگرانی تعلیم پانے والی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی لڑکی سے پوری فیس اور باقی سے نصف فیس لی جائے گی۔"

اندرون شہر اور شہر کے دروازوں کے باہر فیس کا جو تعین ہو چکا ہے وہ علی حالہ رہے گا۔ اور اس ترمیم سے اسکول کی آمدنی پر اثر نہیں پڑیگا ترمیم مندرجہ بالا سے اتفاق کرتے ہوئے عالیجناب صاحب ہوم منسٹر بہادر نے حسب اتفاق فائنانس کاغذات برائے پیشی کونسل ارسال کئے۔ چنانچہ اسٹیٹ کونسل نے بھی جلسہ منعقدہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۱ء میں ترمیم مجوزہ مندرجہ بالا سے اتفاق کیا۔ لہٰذا ترقی خواہ مستدعی ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے حکم منظوری ترمیم معروضہ بالا شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال جاوید باد

عرضی

ترقی خواہ دستخط عالی مرتبت جناب چیف منسٹر بہادر

معروضہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۱ء

سررشتہ متعلقہ سے احکام ضابطہ جاری ہوں اور درج گزٹ ہو۔ ۴ر نومبر ۱۹۳۱ء　　دستخط فائق مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار:-

واقع ۲ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء

(دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم)

چونکہ جنگ کا زمانہ ہے۔ اس لئے امسال ہماری سالگرہ کے موقع پر علاوہ دربار کے کوئی تقریب جشن نہ ہوگی۔ اس موقع پر عالی مرتبت منسٹر صاحبان بہادر، سکریٹری صاحبان بہادر، عمائدین شہر اور صیغہ جات ریاست کی جانب سے جو تقاریب کی جاتی ہیں ان کے متعلق ہمارا منشاء ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں ملتوی کی جائیں، ہماری خوشنودی مزاج کا باعث ہوگا کہ جس قدر رقم ان تقاریب پر صرف کی جاتی وہ مذکورہ بالا افسران، عمائدین شہر اور صیغہ جات کی جانب سے وار فنڈ میں دیدیجائے۔ عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر، افسران عمائدین شہر اور صیغہ جات کو اطلاع دے دیں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

روبکار:-

واقع ۳ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء

(دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم)

ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر یو۔ پی بالقابہ کی وزٹ کے سلسلہ میں عالی مرتبت منسٹر صاحبان بہادر، سکریٹری صاحبان بہادر اور افسران صیغہ نے جس سرگرمی سے فرائض متعلقہ انجام دئے ہیں، ما بدولت و اقبال ان پر اظہار خوشنودی مزاج فرماتے ہیں۔ عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر جن افسران و ملازمان کے لئے پروانہ خوشنودی مزاج تجویز کریں، ان کے لئے پروانہ جات مرتب کرکے ہمارے دستخط کے لئے پیش کریں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ کی جائے۔

حکم:-

واقع ۵ر نومبر سنہ ۱۹۴۱ء

بموجب رپورٹ۔ گریڈ وٹینریری اسسٹنٹس کی منظوری دی جاتی ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

آرڈر نمبر ۳۵۳

اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

بعرض　　میرساند

جناب عالی

چونکہ ریاست میں اس وقت وٹینریری ڈپارٹمنٹ کے عہدہ ہائے وٹینریری اسسٹنٹس کے گریڈ منظور نہیں ہیں

لہٰذا عالی مرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر نے مندرجہ ذیل گریڈ تجویز کئے ہیں۔

(۱) گریڈ ڈپٹی رجسٹری اسسٹنٹ جنکے پاس معمولی ڈگری ہے } ۱۰۰۔۱۰۔۲۰۰۔۱۵۔۱۸۰

(۲) گریڈ ڈپٹی رجسٹری اسسٹنٹ پوسٹ گریجویٹ ٹرینڈ } ۱۲۰۔۱۰۔۲۰۰۔۱۵۔۴۰۰ بشرح

تجویز میں ظاہر کیا گیا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ میں معمولی ڈگری رکھنے والے ڈپٹی رجسٹری اسسٹنٹ کو وہی گریڈ دیا جاتا ہے جو ریاست کے لئے تجویز ہوا ہے۔ لیکن پوسٹ گریجویٹ ٹرینڈ کے گریڈ کا آغاز ایکسو بیس روپیہ ماہانہ سے ہوتا ہے۔ صیغۂ فائنانس کو مجوزہ گریڈس سے اتفاق ہے۔ اور اسٹیٹ کونسل نے بھی جلسۂ منعقدہ ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۴۱ء میں مجوزہ گریڈ سے اتفاق کرلیا ہے۔ لہٰذا ترقی خواہ مستدعی ہے کہ بنگاہ ہمایوں سے حکم منظوری شرف نفاذ پائے۔

زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال جاوید باد۔

دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
معروضہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۱ء

حکم

داقعہ ۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء

بموجب رپورٹ "قواعد طرز عمل و داد رسی ملازمان ریاست رامپور ۱۹۳۶ء" کی بقبول ترمیمات منسلکہ مستقل منظوری دی جاتی ہے۔ سر رشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

آرڈر نمبر ۳۵۰

اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعز عرض	میرساند

جناب عالی

"قواعد طرز عمل و داد رسی ملازمان ریاست رامپور ۱۹۳۶ء" مطبوعہ بہ گزٹ مورخہ ۲۴ ر دسمبر ۱۹۳۶ء تجربۃً ایکسال کے لئے بحکم اجلاس ہمایوں مصدورہ ۱۲ ر نومبر ۱۹۳۶ء گزٹ میں شائع ہونے کی تاریخ سے نافذ ہوئے تھے۔ جن کی مدت ۲۳ ر دسمبر ۱۹۳۹ء کو ختم ہوگئی۔ اب عالی مرتبت صاحب فائنانس منسٹر بہادر نے قواعد مذکورہ پر غور کرنے کے بعد بشمول ترمیمات منسلکہ تاریخ ختم مدت سے انکی مستقل منظوری کی تحریک کی ہے۔ چنانچہ اسٹیٹ کونسل نے جلسۂ منعقدہ ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۴۱ء میں قواعد مذکورہ بشمول ترمیمات مجوزہ از تاریخ ختم مدت مستقلاً منظور کئے جانے سے اتفاق کرتے ہوئے مندرجہ ذیل فرد ترمیم تجویز کی ہے:۔

دفعہ ۲۲ - ضمن (۵) کے حرف (ب) میں بجائے الفاظ "ایک ماہ" کے "تیس یوم" درج کئے جائیں اور دفعہ مذکور کے تحتی نوٹ میں بعد الفاظ "ایک نظرِ ثانی" عبارت "اندرون تیس یوم تاریخِ حکم یا تاریخِ علم سے" ایزاد کی جائے۔

چنانچہ از سرِ نو مسودہ ترمیمات بشمول ترمیم مجوزہ کونسل شامل کر دیا گیا ہے۔ لہذا ترقیم خواہ مستدعی ہے کہ پیشگاہِ ہمایوں سے حکم منظوری مستقل قواعد مذکور از تاریخ ختم مدت بشمولِ ترمیمات منسلکہ شرفِ نفاذ پائے۔

زیادہ حدِ ادب۔ دولت و اقبال جاوید باد

ترقی خواہ دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
مورخہ ۵ نومبر ۱۹۴۱ء

(نوٹ) ترمیم قواعد مذکور گزٹ کے حصہ سوم میں شامل ہے

روبکار :- مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۱ء

امسال ہماری سالگرہ کے موقع پر کوئی تقریبِ جشن نہ ہونے کی جہاں ایک وجہ جنگ ہے وہاں ہمارے لئے یہ چیز بھی سب سے زیادہ المناک ہے کہ ہماری فرسٹ رامپور رضا انفینٹری اپنے وطن اور ہم سے دور ہے۔ ماید دولت و اقبال پر اپنے وفادار اور جاں نثار افسران اور سپاہیان کی اس موقع پر مفارقت کا اس قدر گہرا نقش ہے کہ ہم اس سالگرہ میں کوئی مسرت و شادمانی محسوس نہیں کرتے ایسی حالت میں ہمارے لئے سالگرہ کے روز یہ معلوم ہونا نہایت طمانیت بخش ہوگا کہ افسران و سپاہیان فرسٹ رامپور رضا انفینٹری کے اہل و عیال کو ہمارے ظلِ عاطفت میں کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ ہمارے لئے سالگرہ کے روز یہ خبر کہ ہماری فوج کے اہل و عیال بخیر و عافیت ہیں ایک نوید مسرت ثابت ہوگی۔ لہذا نواب زادہ حاجی کرنل سید جعفر علی خاں بہادر۔ عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر، عالی مرتبت صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس و ملٹری سکریٹری صاحب ایکٹنگ چیف کمانڈنٹ بہادر ان لوگوں کے مکانات پر جا کر خیریت معلوم کریں اور سالگرہ کے روز اولیں اطلاع ان کی خیریت کے متعلق پیش کریں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰ حضرت بندگانِ حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

روبکار :- مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۱ء

اجلاس ہمایوں سے متعدد بار حکم صادر کیا گیا ہے کہ اہالیان دربار اوقات دربار کی پابندی کریں لیکن حکم کی پابندی نہیں ہوتی لہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :

(۱) جملہ اہالیان دربار وقت مقررہ سے چند منٹ قبل اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔

(۲) آداب دربار کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے اہالیان دربار مؤدب اور خاموش رہیں۔

(۳) سول اہلیان خاندان اور پنشنرز اگر کسی خاص معذوری کے بغیر حاضر دربار نہ ہوں تو سخت تدارک کیا جائے کونسل خاندان سے اہلیان خاندان کو پابندی حاضری دربار کے لئے سختی سے حکم دیا جائے

(۴) جاگیرداران اگر کسی خاص معذوری کے بغیر حاضر دربار نہ ہوں تو جو صاحب غیر حاضر ہوں ان کا نام دربار سے خارج کیا جائے۔

(۵) دربار میں لباس بہ تفصیل ذیل استعمال ہوگا۔

موسم سرما

الف۔ دربار عیدین .... سیاہ اچکن۔ صافہ۔ پٹی۔ وارنش پمپ یا شو آڑا پاجامہ۔ چغہ۔ پیٹی

ب دربار سالگرہ اعلیٰحضرت و سالگرہ علیاحضرت ہر ہائینس ...... گرے اچکن۔ باقی لباس مثل دربار عیدین۔

ج۔ موسم گرما میں .... اچکن سفید کاٹرائی باقی لباس بدستور رہیگا۔

اہلیان دربار سول مندرجہ بالا لباس کی پابندی کریں احکام مندرجہ بالا کی سختی سے تعمیل کی جائے۔ صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری بہادر دربار میں اس امر کی کافی طور پر نگرانی کریں کہ اہلیان دربار ہدایات مندرجہ بالا کی خلاف ورزی نہ کریں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

روبکار:-

مورخہ ۷ نومبر ۱۹۴۷ء

عالیمرتبت کرنل اے۔ جی اوینز صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولیس و ملٹری سکریٹری کی خدمات یو۔پی گورنمنٹ کو واپس ہو رہی ہیں۔ اُن کی بجائے مسٹر ڈی۔ جی لائل بلیک آئی۔ پی کی خدمات مستعار حاصل کی گئی ہیں اور تاریخ امروزہ میں اونکا تقرر یوم چارج سے بعہدہ انسپکٹر جنرل پولیس ذریعہ روبکار جداگانہ منظور کیا گیا ہے لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ مسٹر ڈی۔ جی لائل بلیک علاوہ فرائض عہدہ انسپکٹر جنرل پولیس عہدۂ ملٹری سکریٹری کے فرائض بھی بطور عارضی انجام دیں گے۔ عالیمرتبت کرنل اے۔ جی اوینز صاحب بہادر کا رینک کرنل بعد واپسی خدمات ختم ہو جائے گا۔ مسٹر ڈی۔ جی لائل بلیک کو یوم چارج سے وار ایمرجنسی کمیشن کا رینک "فل کرنل" مرحمت عطا کیا جاتا ہے۔ اُن کو عہدہ ملٹری سکریٹری کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ آرمی آرڈر جاری کیا جائے

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

روبکار:- واقع ۱۰ نومبر ۱۹۴۱ء

عالیمرتبت مسٹر اے۔ جی۔ ایولس صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس و آبکاری کی خدمات یو۔ پی گورنمنٹ کو واپس ہوگئی ہیں — اُن کی بجائے مسٹر ڈی۔ جی۔ لائل بلیک آئی۔ پی کی خدمات مستعار حاصل کی ہیں۔ لہٰذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

(۱) مسٹر ڈی۔ جی۔ لائل بلیک آئی۔ پی کا تقرر یوم چارج سے ایک سال کے لئے بعہدہ انسپکٹر جنرل پولیس و آبکاری بشرائط مندرجہ ذیل منظور کیا جاتا ہے۔

(الف) مجموعی تنخواہ ایک ہزار چارسو پچاس روپیہ ماہوار علاوہ اور تیس (۳۰) پونڈ ماہوار اسٹرلنگ اور سیز پے اور سیز پے روپیہ یا اسٹرلنگ میں جس طرح افسر متعلقہ اور دربار کے مابین طے ہو دیجائے گی۔

(ب) رخصت اور پنشن کنٹری بیوشن ریاست سے ادا کیا جائے گا جسکی شرح بموجب فنڈامنٹل رول (۱۲۷) جو وقتاً فوقتاً گورنر جنرل ان کونسل سے منظور ہوگی۔

(ج) بزمانہ ڈیپوٹیشن رخصت پنشن کنٹری بیوشن بحساب پچاس روپیہ ماہوار بہ ایزادی رقم بحساب ۵۲ فیصدی دیا جائے گا۔ شرح رقم ایزادی کرایہ پی اینڈ او کمپنی کے تغیر کے بموجب تبدیل ہوا کرے گی۔

(د) موٹر الاؤنس چالیس روپیہ ماہوار ریاست سے ملیگا۔

(ہ) رہائش کیلئے مکان بغیر فرنیچر بلاکرایہ بجانب ریاست دیا جائیگا۔

(و) سفرخرچ بروقت چارج و واپسی بموجب قواعد یو۔ پی ریاست سے ادا ہوگا۔

(ز) جوائننگ ٹائم آمدہ و واپسی پر بموجب قواعد مروجہ یو۔ پی اور تنخواہ جوائننگ ٹائم بموجب ملازمت برٹش گورنمنٹ ریاست سے ادا ہوگی۔

(ح) طبی امداد:- ریاست کی جانب سے اُن کے حقوق اُن حقوق سے کم نہ ہوں گے جو وہ بموجب سکریٹری آف اسٹیٹ (میڈیکل رولس ۱۹۳۳ء) برٹش سروس میں پانے کے مستحق ہیں۔ اگر وہ برٹش گورنمنٹ کی ملازمت میں ہوتے۔

(ط) ویسج روپیہ آٹھ آنہ ماہوار بابت الاونس یونیفارم۔ گھوڑا۔ زین وغیرہ بزمانہ ڈیپوٹیشن ریاست سے ادا ہوگا۔ یہ رقم بزمانہ رخصت بھی ملیگی۔

(ی) سفرخرچ بموجب قواعد ریاست دیا جائیگا۔

(۲) مسٹر ڈی۔ جی۔ لائل بلیک آئی۔ پی کے وہ ہی اختیارات ہوں گے۔ جو عالی مرتبت مسٹر اے۔ جی۔ ایولس صاحب بہادر کو حاصل ہیں اور اُن کے نام و عہدہ کے ساتھ "عالیمرتبت" تحریر کیا جائے گا۔

(۳) عالیمرتبت مسٹر اے۔ جی۔ ایولس صاحب بہادر نے بزمانہ ملازمت رامپور فرائض متعلقہ نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ مابدولت و اقبال اُن کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

تجویز اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

تجویز:- واقع ۵ر نومبر سنہ ۱۹۲۱ء

احمد بخش ملزم مع مولوی سراج الرحمن خاں بہادر ایڈوکیٹ بنام سرکار بہادر

درخواست دادرسی بنا راضی تجویز عدالت پنج ہائی کورٹ مورخہ ۲۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رامپور

دادرسی بذاجن واقعات سے رونما ہوئی ہے وہ مختصرا یہ ہیں کہ بتاریخ ۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۲۱ء بوقت ۶ بجے دن احمد بخش ملزم نے اپنی زوجہ مساۃ شہزادی کو چاقو کی ضربات سے ہلاک کر دیا ثبوت کی جانب سے یہ واقعات ثابت کئے گئے ہیں کہ مساۃ حسن جان والدہ شہزادی عرف ہیلو کی طبیعت خراب تھی اس نے اپنے شوہر کے بھانجہ مسمی بن طفل گواہ ثبوت کو بتاریخ مذکور مسمی شہزادی ہیلو کو بلانے کے لئے بھیجا یہ شخص جب شہزادی کے گھر پہونچا تو اس وقت ملزم بھی مکان میں موجود تھا مساۃ شہزادی اور احمد بخش ملزم دونوں کوٹھری میں چھپرکھٹ پر بیٹھے ہوئے تھے بن طفل نے شہزادی سے کہا کہ مامی کی طبیعت خراب ہے انہوں نے تم کو بلایا ہے۔ مساۃ نے اپنے شوہر احمد بخش ملزم سے اجازت چاہی ملزم نے اجازت دینے سے انکار کیا شہزادی اپنی والدہ کے یہاں جانے پر مصر ہوئی دونوں میں رد و بدل ہوئی اس پر احمد بخش ملزم نے چاقو نکال کر اپنی بیوی شہزادی کو مارنا شروع کر دیا بن طفل یہ دیکھ کر چیخیں مارتا ہوا بھاگا اور اس نے اس واقعہ کا ذکر شہزادی کی والدہ اور اپنے ماموں سے جا کر کیا ملزم بعد ارتکاب جرم فرار ہو گیا۔ اس عرصہ میں پولیس کو خبر ہو گئی جب پولیس موقعہ پر پہونچی تو مساۃ شہزادی خون میں لت پت اور مردہ تھی۔ ملزم نے اپنی جواب دہی میں جرم سے انکار کیا ہے اور اس کا یہ بیان ہے کہ اس کا اس قتل سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ وہ دکان پر بیٹھا تھا کہ پولیس نے جا کر پکڑ لیا۔

عدالت سیشن نے بعد تحقیقات ملزم کو بہ ثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رامپور سزائے موت کا مستوجب قرار دیا عدالت پنج ہائی کورٹ سے بھی عدالت سیشن کی تجویز بحال رہی عدالت پنج ہائی کورٹ نے مسل بغرض منظوری سزائے موت اجلاس ہمایوں میں ارسال کی۔ احمد بخش ملزم نے جیل سے اپنی سزا کے خلاف درخواست دادرسی پیش کی ہے۔

بحث ایڈوکیٹ ملزم وعالیمرتبت صاحب اسٹیٹ ایڈوکیٹ بہادر سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں دو چشم دید گواہ بن طفل و کرامت اللہ پیش ہوئے ہیں بن طفل گواہ جسکی عمر نو سال کی ہے وہ گواہ ہے جسکو ہیلو کی والدہ نے ہیلو کو بلانے کے لئے بھیجا تھا۔ کرامت اللہ گواہ عمری چودہ سال وہ گواہ ہے جس نے موکلہ میں سے (جو کوٹھری کی پشت میں ہے)

ملزم کو چاقو مارتے ہوئے دیکھا تھا ان دونوں چشم دید گواہان کے بیانات کی نسبت ایڈوکیٹ ملزم کا یہ اعتراض ہے کہ ان کے بیانات میں اس قسم کے اختلافات ہیں کہ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گواہان جتائے ہوئے ہیں انہوں نے واقعہ قتل کو نہیں دیکھا۔ ان ہر دو گواہان کا بڑا اختلاف یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بن گواہ کا یہ بیان ہے کہ جب میں گیا ہوں تو کوٹھری کے کواڑ کھلے تھے لیکن کرامت اللہ گواہ کا بیان ہے کہ کوٹھری کے کواڑ بند تھے۔ ذرا سی چھری تھی جس وقت میں نے پہلے دیکھا۔ اس اختلاف کی نسبت جج ہائی کورٹ کی یہ تجویز ہے کہ ممکن ہے کہ جس وقت بن طفل نے وقوعہ جرم دیکھا اس وقت کواڑ کھلے ہوئے ہوں یعنی اول وقت میں اور جب کرامت اللہ نے موکلہ میں کو جھانک کر دیکھا ہو تو اس وقت یا تو ملزم نے خود کواڑ بند کر دیئے ہوں یا ہوا سے کواڑ آپس میں لگ گئے کہ دروازہ بند ہو گیا ہو۔ ہماری رائے میں یہ اختلاف موثر مقدمہ نہیں ہے اس لئے کہ دونوں گواہوں سے جرح میں یہ تعین نہیں کرایا گیا کہ آیا کرامت اللہ نے جب موکلہ میں سے وقوعہ دیکھا تو اس وقت بن گواہ بھی وہاں موجود تھا یا نہیں۔ اور نہ اس امر کو کرامت اللہ گواہ سے صاف کیا گیا کہ کس قدر کواڑ کھلے ہوئے یا بھڑے ہوئے تھے۔

ایڈوکیٹ ملزم کی یہ بھی بحث ہے کہ عدالت ہائے ماتحت میں معائنہ موقعہ کی درخواست اس امر کو ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی تھی کہ کوٹھری کے کواڑ بند ہونے کی صورت میں موکلہ میں سے اندر کی حالت نظر نہیں آتی۔ عدالت ہائے ماتحت نے معائنہ موقعہ کرنا اس لئے ضروری خیال کیا کہ نقشہ موقعہ مسل میں موجود ہے۔ اور اس سے صحیح نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے ہماری رائے میں بھی معائنہ موقعہ سے جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا کوئی نتیجہ ملزم کے مفید مطلب نہیں نکالا جا سکتا۔

بن گواہ کے بیان کے متعلق ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ اس نے ملزم کے مکان کی اندرونی تفصیل صحیح نہیں بتائی۔ ہماری رائے میں ایک نو برس کے بچہ سے جو ایک دو مرتبہ اس مکان میں گیا ہو اس قسم کی امید نہیں کی جا سکتی۔ وقوعہ قتل کی نسبت نوشہ خاں و شوکت علی خاں و دھوبی خاں گواہان کی زبردست قرائنی شہادت ہے۔ نوشہ خاں و شوکت علیخاں ملزم کے مکان کے بالکل قریب رہتے ہیں انہوں نے ملزم کو فوراً بعد وقوعہ قتل مکان سے باہر نکلتے ہوئے اس حالت میں دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں کھلا ہوا چاقو تھا اور ملزم کے کپڑوں پر خون کے چھینٹے پڑے ہوئے تھے۔ دھوبی خاں کا بیان ہے کہ پورن سنگھ کے گھیر کی گلی کے منہ پر میں نے ملزم کو دیکھا کہ یہ کچھ گھبرایا ہوا تھا ہاتھ میں ایک چاقو تھا اور بنیان اور پیجامہ پر خون کے دھبے تھے میں نے پوچھا خیر تو ہے ملزم نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو مار ڈالا اس شہادت کے علاوہ چاقو کی برآمدگی کی یہ شہادت ہے کہ عبدالرحمن خاں سب انسپکٹر انچارج تھانہ کوتوالی کے روبرو ملزم نے ان سے اقبال کیا اور چاقو تو آذر مطو کی کوہنڈیلو والی مسجد کے کنوئیں میں ڈال دینا بیان کیا اور کنوئیں کی نشاندہی ملزم نے کی۔ نیز ملزم نے ان سے یہ بھی بیان

کیا کہ اُس نے چاقو بند کرکے اُس کو اپنی جیب میں ڈال لیا ... چاقو نکالا ... چھاتی کے پہلو پر بموجب ڈاکٹری بیان کے ...

ملزم نے اپنی جوابدہی میں جرم سے انکار کیا ہے۔ اور کوئی بات ایسی بیان نہیں کی جس سے ثبوت کی تردید اور صفائی کی تائید ہوتی ہو۔ نہ ایسے حالات اپنے بیان میں ظاہر کئے ہیں جن سے اس کے ارتکاب جرم کی نوعیت میں کوئی وجہ تخفیف پیدا ہوتی ہو۔ صفائی میں جو گواہان پیش کئے ہیں ان کے بیانات سے کوئی بات ملزم کے موافق ثابت نہیں ہوتی ان کے بیانات سے قتل کا الزام مساۃ شہزادی کے سوتیلے باپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے یہ شہادت نہایت لغو ہے۔ ملزم نے اپنے بیان میں ایسا کوئی اشارہ نہیں کیا یہ ایک خیال مابعد معلوم ہوتا ہے

ایڈوکیٹ ملزم نے اپنی بحث میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اس مقدمہ میں وجہ تحریک بہت کمزور ہے۔ اس قسم کی وجہ تحریک قتل کے ارتکاب کے لئے کافی نہیں۔ ہماری رائے میں وجہ تحریک کا دریافت کرنا قانوناً لازمی نہیں۔ بہت سے قتل ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی وجہ تحریک کبھی معلوم نہیں ہوتی عدالت جج نے شہادت ثبوت سے اس وجہ تحریک کا قیاس کیا ہے کہ مقتولہ اکثر اپنی والدہ کے مکان پر رہتی تھی۔ اور اوسکے تعلقات شوہر سے خوشگوار نہ تھے اس بنا پر اوس کے شوہر کو پہلے سے ناگواری تھی۔ علاوہ ازیں اس مقدمہ میں وجہ تحریک صرف ملزم کے ہی علم میں ہو سکتی ہے۔ اگر ملزم کوئی وجہ تحریک ظاہر کرتا اور وہ اس کے مفید مطلب ہوتی تو ممکن ہے اوسکو فائدہ پہونچتا لیکن اوس نے اس کا اظہار نہیں کیا۔

ایڈوکیٹ ملزم نے تخفیف سزا کے متعلق بھی بحث کی ہے کہ ملزم ایک نوعمر شخص ہے اوسکی سزا میں اُسکی نوعمری کا خیال کیا جائے ہمارے نزدیک گو ملزم کی عمر ۱۹ سال کی ہے لیکن یہ عمر ایسی نہیں ہے کہ وہ اپنے برے بھلے کو نہ سمجھتا ہو اور اس کا دماغی نشو و نما غیر مکمل ہو۔ ڈاکٹری شہادت سے یہ ثابت ہے کہ ملزم نے ایک بڑے خوفناک چاقو سے نہایت بے دردی اور سنگدلی سے ایسی شدید ضربات پہنچائیں جس سے موت واقع ہوئی۔ ایسے وحشیانہ قتل کے بعد ملزم تخفیف سزا کا مستحق نہیں ہے۔

بوجوہ مندرجہ بالا ہماری رائے میں احمد بخش ملزم کے خلاف جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات رامپور بخوبی ثابت ہے اور وہ انتہائی سزا کا مستوجب ہے۔

لہذا حکم ہوا کہ۔

دادرسی احمد بخش ملزم نامنظور ہو۔ تجاویز عدالت ہائے ماتحت بحال رہیں حکم منظوری سزائے موت صادر کیا جاتا ہے۔ ایک نقل تجویز ہذا مسل منظوری سزائے موت میں شامل کی جائے مسل بہائے اجرائے احکام ہائیکورٹ کو مرسل ہو۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

ARMY ORDER

BY

GENERAL HIS HIGHNESS THE NAWAB OF RAMPUR.

6th November 1941.

On the occasion of our Birthday Durbar all Officers and Ranks shall wear Khaki Serge Review Order with Medals. Top Boots and Boot Gaiters according to rank; Sam Brown Belt and sword will be worn. (Full Dress Lungi shall be worn).

Hon'ble Inspector General of Police and Lt.-Col. Aziz Hasan Khan, Actg. Chief Commandant shall see that all Officers of Military and Police have uniformity while presenting Nazars, and that they are given instructions to this effect beforehand.

GENERAL,
NAWAB OF RAMPUR.

Original to be kept in Army Head Quarters.

Copy to:—

1. Nawabzada Col. Jafar Ali Khan Bahadur.
2. Hon'ble Chief Minister.
3. „ Minister I/c Legislative Dept.
4. „ Military Secretary.
5. „ Inspector General of Police.
6. Private Secretary.
7. Asstt. Military Secretary.
8. Col. Aziz Hasan Khan, Actg. Chief Commandant.
9. Ijlas-i-Humayun.
10. State Press, for publication in the State Gazette.

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ

آرڈر نمبر ۲۴۴ — واقع ۶ نومبر ۱۹۳۱ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۱ء میں عالیرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر کی تجویز بدیں مضمون پیش ہوئی کہ انہیں عرصے سے اسکا احساس ہے کہ جبکہ میونسپلٹی کے جملہ صیغہ جات میں نمایاں ترقی ہوئی ہے اس کے برعکس صیغہ حفظان صحت بد سے بدتر ہوتا چلا گیا ہے۔ حال ہی میں ۱۰ جولائی ۱۹۳۱ء کو خاکروبوں کی ہڑتال کے بعد اس معاملہ کی تحقیقات کرکے بورڈ نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صیغہ حفظان صحت کا کام نہایت خراب ہے اور موجودہ سینیٹری آفیسر منشی حامد علیخاں کام کے اہل نہیں ہیں۔ انکے پاس حفظان صحت کی سینیٹری آفیسری کا بھی کوئی ڈپلوما نہیں ہے۔ علاوہ اس کے کہ موجودہ سینیٹری آفیسر کے ہٹائے جانے کی ضرورت ہے محکمہ حفظان صحت اس بلندی پر جیسا کہ برٹش انڈیا میں ہے اسوقت تک نہیں پہنچ سکتا جبتک کہ اس محکمہ کے ایڈمنسٹریشن کے متعلق وہی انتظام نہ کیا جائے جو برٹش انڈیا میں ہے۔ لہذا فی الحال تجویز کیجاتی ہے کہ سینیٹری آفیسر کی موجودہ جگہ بجٹ میونسپلٹی میں تخفیف کردیجائے اور موجودہ سینیٹری آفیسر کو تین ماہ کی تنخواہ یا گریجوٹی دیکر تخفیف کردیا جائے۔ صیغہ فائنانس کی رائے ہے کہ ان حالات میں جو عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر نے ظاہر کئے ہیں مناسب ہے کہ سینیٹری آفیسر کو بوجوہ مندرجہ تجویز خدمات سے سبکدوش کیا جائے اور تین ماہ کی تنخواہ نوٹس اور انعام بلحاظ مدت ملازمت دلایا جائے اور آسامی مذکور کو بجٹ میونسپلٹی سے تخفیف کردیا جائے۔

طے پایا کہ

حسب تعلق صیغہ فائنانس منشی حامد علیخاں سینیٹری آفیسر میونسپلٹی کو خدمات سے سبکدوش کیا جانا اور تین ماہ کی تنخواہ نوٹس اور انعام بلحاظ مدت ملازمت دلایا جانا منظور کیا جاتا ہے اور آسامی سینیٹری آفیسر بجٹ میونسپلٹی سے تخفیف کیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل